



## سوال

(538) نماز میں قنوت

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز فجر میں ہمیشہ دعائے قنوت پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ قنوت وتر کا کیا حکم ہے؟ نماز مغرب کی طرح وتر کی تین رکعات پڑھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس سوال میں دو مسئلے پوچھے گئے ہیں۔ ان میں سے پہلا مسئلہ نماز فجر میں قنوت کا ہے۔ اس مسئلے میں اہل علم میں اختلاف ہے۔ اور یہی اس بات پر مبنی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ آپ نے قنوت فرمایا جس میں کچھ لوگوں کے لئے دعاء فرمائی یا کچھ لوگوں کے لئے آپ نے بدعا فرمائی اور ان لوگوں کے لئے بدعا فرمائی جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قراء صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو (دھوکے سے) شہید کر دیا تھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے ایک ماہ تک بدعا فرماتے رہے۔ (صحیح بخاری کتاب الوتر باب القنوت قبل الركوع وبعده ح: 1002 و صحیح مسلم کتاب المساجد باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوات۔۔۔ ح: 677) تو جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت پر غور کرے گا۔ اس کے سامنے یہ حقیقت واضح ہو جائے گی۔ کہ اس مسئلے میں صورت حال یہ ہے کہ قنوت میں قنوت نہیں الایہ کہ مسلمان کسی افتادہ میں مبتلا ہوں یا کسی حادثہ سے دوچار ہوں۔ جس کی وجہ سے ضرورت اس امر کی ہو کہ تمام مسلمان الحاح و زاری کے ساتھ اجتماعی طور پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ قدس میں دعاء کریں۔ تو اس صورت میں قنوت کیا جائے دلائل کے ظاہر سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ قنوت نازلہ صرف نماز فجر ہی کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ بلکہ اسے تمام نمازوں میں اختیار کیا جاسکتا ہے۔ جہری نمازوں میں قنوت جہری اور سہری نمازوں میں سہری طور پر کیا جائے گا۔

ہماری رائے یہ ہے کہ اہم حوادث کے وقت قنوت کیا جائے پھر جب حالات معمول پر آجائیں تو قنوت نہ کیا جائے! باقی رہی سوال کی دوسری شق یعنی قنوت وتر تو وتر میں قنوت کرنا سنت ہے لیکن دوام و استمرار سنت نہیں ہے لہذا اگر بعض اوقات قنوت کر لے تو بہتر ہے اور اگر بعض اوقات ترک کر دے تو یہ بھی بہتر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسہ حضرت حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قنوت سکھایا تھا۔ (سنن ابی داؤد ابواب الوتر باب القنوت فی الوتر ح: 1425-1426 سنن ترمذی باب ماجاء فی القنوت فی الوتر ح: 464) لیکن مجھے یہ معلوم نہیں کہ آپ خود بھی قنوت فرماتے تھے یا نہیں؟

سائل نے جو پوچھا ہے کہ وتر کو نماز مغرب کی طرح ادا کرنے کا کیا حکم ہے۔ تو یہ جائز نہیں کیونکہ جب انسان تین رکعت وتر پڑھے تو اسے اختیار ہے کہ اگر چاہے تو انہیں دو سلام کے ساتھ ادا کرے۔ یعنی دو رکعات پڑھ کر سلام پھیر دے اور پھر تیسری رکعت اکیلی پڑھ لے یا تینوں رکعات کو ایک تشہد کے ساتھ پڑھ کر سلام پھیر دے وتر کی تین رکعات کو دو تشہد کے ساتھ نماز مغرب کی طرح ادا کرنے کی حدیث میں ممانعت آئی ہے۔ (شیخ ابن باز رحمۃ اللہ علیہ)



هدا ما عندي والهدى علم بالصواب

## فتاویٰ اسلامیہ: جلد 1

صفحہ نمبر 440

محدث فتویٰ